

10050 - اسلام نے عورتوں اور مردوں کی آپس میں بدفعلي حرام کیوں کی ہے

سوال

لواطت (مردوں کا آپس میں بدفعلي کرنا) اور سحاق (عورتوں کا آپس میں بدفعلي کرنا) اسلام میں حرام کیوں ہے ؟
مجھے اس کی حرمت کا تو علم ہے لیکن کس لیے ؟ اور اس کے متعلق قرآن و سنت میں کیا کچھ مذکور ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

1 - کسی بھی مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ شریعت اسلامیہ کے حکیم ہونے میں کسی قسم کا شک کرے اگرچہ ایک لحظہ ہی ہو، اسے یہ ضرور معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی حکم دیا اور جس کام سے بھی منع کیا اس میں حکمت بالغہ پائی جاتی ہے، سیدھا اور قوی راہ اور واحد راستہ یہی ہے کہ انسان امن و اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کرے اور اپنی عزت و عقل اور صحت کی حفاظت کرتا رہے اور فطرت کے موافق رہے جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے۔

بعض ملحد اور بے دین لوگوں نے دین اسلام اور اسلامی احکام میں طعن کرنے کی کوشش کرتے ہوئے طلاق اور تعدد زوجات کا انکار اور شراب مباح کی ہے، اور جو بھی ان کے معاشرہ کے حالات پر نظر دوڑاتا ہے تو اسے عیب زدہ اور خراب حالت کا علم ہوگا جن حالات تک یہ معاشرے پہنچ چکے ہیں۔

لہذا جب ان لوگوں نے طلاق کا انکار کیا تو اس کے بدلے میں قتل و غارت شروع ہو گئی، اور جب تعدد زوجات کا انکار کیا تو اس کے بدلے میں لڑکیوں سے معاشقہ اور دوستیاں شروع ہو گئیں، اور جب انہوں نے شراب نوشی جائز کی تو ہر قسم کی فحاشی اور گندے کام شروع ہو گئے۔

اور یہ دونوں اس فطرت سلیمہ کے مخالف ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے - بلکہ چوپائے بھی اسی طرح ہیں - کہ مذکر کا مذکر سے ملاپ اور اس کے برعکس، اور جو بھی اس کی مخالفت کرے اس نے فطرت کی مخالفت کی۔

ان دونوں کے پھیل جانے سے بہت ساری بیماریاں پھیل چکی ہیں جن کے وجود کا انکار نہ تو مشرق کر سکتا ہے اور نہ مغرب، اور اگر اس ہم جنس پرستی کے نتائج میں ایڈز جیسی بیماری جو انسانی کی قوت مدافعت کا خاتمہ ہی کر دیتی

ہے کے علاوہ کچھ اور نہ بھی ہو تو یہی کافی ہے۔

اور اسی طرح یہ بہت سارے خاندانوں میں تفریق اور خاتمہ کا بھی باعث بن چکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ ہم جنس پرستی پڑھائی اور تعلیم اور کام وغیرہ ترک کرنے کا بھی سبب بنی ہے۔

اور مسلمان شخص اس بات کا انتظار نہیں کرتا (حالانکہ اس کے رب کی جانب سے حرمت آچکی ہے) کہ طب و میڈیکل یہ ثابت کرتی پھرے کہ اس فحاشی جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہے اس کا مرتکب شخص بہت سارے نقصانات سے دوچار ہوتا ہے، بلکہ مسلمان کو یہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کام بھی مشروع کیا ہے اس میں لوگوں کے لیے بھلائی اور خیر ہی خیر ہے، اور آج کل کی ترقی یافتہ جدید میڈیکل ریسرچ اس کے یقین اور اطمینان میں زیادتی کا باعث بن رہے ہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی بہت عظیم حکمت پائی جاتی ہے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اور ان میں سے ہر ایک - یعنی زنی اور لواطت - میں ایسا فساد ہے جو اللہ تعالیٰ کی خلق اور اس کے حکم کی حکمت کے مخالف ہے، کیونکہ لواطت یعنی بدفعلی میں ایسے مفسد اور نقصانات ہیں جنہیں شمار ہی نہیں کیا جا سکتا؛ اور جس کے ساتھ یہ کام کیا گیا اس کے ساتھ بدفعلی کرنے سے بہتر یہ ہے کہ اسے قتل ہی کر دیا جائے، کیونکہ وہ ایسا فساد کر رہا ہے جس کی اصلاح کی بالکل کبھی بھی امید نہیں، بلکہ اس کی ساری خیر و بھلائی ختم کر دیتا ہے اور اس کے چہرے سے زمین حیا کا پانی چوس لیتی ہے تو اس کے بعد نہ تو وہ اللہ تعالیٰ سے اور نہ ہی اس کی مخلوق سے حیا کرتا ہے، اور اس کے دل میں فاعل کا نطفہ وہ کام کرتا ہے جو بدن میں زہر کا کام ہے، جس کے ساتھ یہ کام ہوا ہو اس کے بارہ میں لوگوں میں اختلاف ہے کہ آیا وہ جنت میں داخل ہوگا یا نہیں ؟

اس میں میں نے شیخ الاسلام سے دو قول سنے ہیں ۔

دیکھیں: الجواب الکافی (115) ۔

2 - السحاق والمساہقة کی لغوی اور اصطلاحی تعریف :

عورت عورت کے ساتھ اس طرح کا کام کرے جس طرح اس کے ساتھ ایک مرد کرتا ہے تو اسے السحاق کہا جاتا ہے۔

لواطت کی لغوی تعریف :

مردوں کی دہر (یعنی پاخانہ والی جگہ) استعمال کرنا، اور یہ عمل لعنتیوں کا کام ہے جو کہ لوط علیہ السلام کی قوم تھی۔

عربي ميں ڪها جاتا هئو ڪه: لوط الرجل لواطاً ولوط، يعني مرد نئو قوم لوط والا ڪام ڪيا.

اصطلاحى تعريف:

مرد ڪي دهر ميں عضوتناسل داخل ڪرنا.

ان دونوں ڪه باره ميں قرآن وسنت ميں بهي ذڪر ملتا هئو اس ڪا بيان ذيل ميں ڪيا جاتا هئو:

فرمان باري تعالى هئو:

ا - اور جب لوط عليه السلام نئو اپني قوم ڪو ڪها ڪه تم ايسا فحش ڪام ڪرتو هئو جسئو تم سئو قبل ڪسي نئو دنيا جهان والوں ميں سئو نهين ڪيا، تم عورتوں ڪو چهوڙ ڪر مردوں سئو شهوت زني ڪرتو هئو بلڪه تم تو حد سئو هي گزر گئو هئو الاعراف (80-81)

ب - بلاشبه هم نئو ان پر پتھر برسانئو والي هئو بهيجي سوائو لوط عليه السلام ڪه گهروالوں ڪه، انهيں هم نئو سحري ڪه وقت نجات دي القمر (34)

ت - اور جب لوط عليه السلام نئو اپني قوم ڪو ڪها ڪه تم ايسا فحش ڪام ڪرتو هئو جسئو تم سئو قبل ڪسي نئو دنيا جهان والوں ميں سئو نهين ڪيا الاعراف (81)

اور فرمان باري تعالى هئو:

اور لوط عليه السلام ڪا بهي ذڪر ڪرو جب ڪه انهيں نئو اپني قوم سئو فرمايا ڪه تم اس بدڪاري پر اتر آئو هئو جسئو تم سئو پهله دنيا ميں ڪسي نئو بهي ڪيا العنكبوت (28)

ث - اور هم نئو لوط عليه السلام ڪو بهي حڪم اور علم ديا اور اسئو اس بستي سئو نجات دي جهان ڪه لوگ گندئو ڪاموں ميں مبتلا تهي، اور وه تهي هئو بدترين گنهگار الانبياء (74)

ج - اور فرمان باري تعالى هئو:

{اور لوط عليه السلام ڪا (ذڪر ڪرو) جيڪه انهيں نئو اپني قوم سئو ڪها ڪه ڪيا ديڪهنئو بهالئو ڪه باوجود پهر بهي تم بدڪاري ڪر رهئو هئو؟

يه ڪيا بات هئوئي ڪه تم عورتوں ڪو چهوڙ ڪر مردوں ڪه پاس شهوت ڪه ساڻه آئو هئو؟ حق يه هئو ڪه تم بڙي هئو ناداني ڪر رهئو هئو.

اس کی قوم کا جواب اس کہنے علاوہ کچھ نہ تھا کہ آل لوط کو اپنے شہر سے نکال کر شہر بدر کردو یہ تو بڑے پاکباز بن رہے ہیں ۔

لہذا ہم نے اسے اور اس کے اہل و عیال کو سوائے اس کی بیوی کے سب کو بچا لیا، اس کا اندازہ تو باقی رہ جانے والوں میں ہم لگا ہی چکے تھے۔

اور ہم نے ان پر ایک خاص قسم کی بارش برسا دی پس ان دھمکائے ہوئے لوگوں پر بہت بری بارش ہوئی { النمل (54) - (58)

یہ آیات تو قوم لوط پر نازل کی گئی سزا کے بارہ میں تھیں، اور ان کے احکام کے بارہ جو آیات ہیں وہ ذیل میں دی جاتی ہیں:

ح - فرمان باری تعالیٰ ہے:

تم میں سے جو دو افراد ایسا کام کریں انہیں ایذا دو اگر وہ توبہ اور اپنی اصلاح کر لیں تو ان سے اعراض کرلو بلا شبہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے النساء (16)

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان تم میں سے جو دو افراد ایسا کام کریں انہیں ایذا دو یعنی: جو دو فحش کام کریں انہیں اذیت دو، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ وغیرہ کا کہنا ہے کہ: یعنی اسے عار دلا کر اور سب و شتم اور جوتے وغیرہ سے مار کر اذیت دو، حکم اسی طرح تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے رجم یا کوڑوں کے ساتھ منسوخ کر دیا۔

اور عکرمہ، عطاء، حسن اور عبداللہ بن کثیر رحمہم اللہ کہتے ہیں: یہ آیت زنا کرنے والے مرد اور عورت کے متعلق نازل ہوئی، اور امام سدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ان نوجوانوں کے بارہ میں نازل ہوئی جو شادی سے قبل ہی کچھ کر لیں، اور مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان دوسروں کے بارہ میں نازل ہوئی جب وہ بدفعلی کر لیں، وہ کنایہ (یعنی وہ صراحت کے ساتھ بیان کرتے تھے اس میں کنایہ سے کام نہیں لیتے تھے) نہیں کرتے تھے گویا کہ اس سے وہ لواطت مراد لیتے ہیں واللہ اعلم ۔

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (1 / 463)۔

خ - جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مجھے اپنی قوم سے جس چیز کا سب سے بڑا ڈر اور خدشہ ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے) جامع ترمذی حدیث نمبر (

1457) سنن ابن ماجہ (2563) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو صحیح الجامع (1552) میں صحیح قرار دیا ہے۔

د - ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جو شخص چوپائے کے ساتھ بدفعلي کرے وہ لعنتي اور ملعون ہے، جو شخص قوم لوط والا عمل کرے وہ لعنتي و ملعون ہے) مسند احمد (1878) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو صحیح الجامع (5891) میں صحیح قرار دیا ہے۔

ذ - ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جسے بھی تم قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو یہ عمل کرنے اور جس کے ساتھ کیا جائے اسے قتل کردو) جامع ترمذی (1456) سنن ابوداؤد (4462) سنن ابن ماجہ (2561) .

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو صحیح الجامع (6589) میں صحیح قرار دیا ہے۔

واللہ اعلم .